السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

''اس دعا کا کیا مطلب ہے کہ ''ہمارے نیکوکاروں کی وجہ سے گناہ گاروں کو معاف فرما دے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس کا مطلب ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے یہ دعا کی جا رہی ہے کہ وہ گناہ گاروں کو نیک مسلمانوں کی وجہ سے معاف فرما دے اور اس دعا میں کوئی حرج نہیں، کیونکہ نیک لوگوں کی صحبت و ہم نشینی بھی ان اسباب میں سے ہے جن کی وجہ سے گناہ گاروں کو معاف کر دیا جاتا ہے کہ نیک لوگوں کی صحبت میں بیٹھنے والا بھی محروم نہیں رہتا۔ صحیح حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَثَلُ الْجَلِيسِ الصَّالِحِ وَالسَّوْءِ كَحَامِلِ الْمِسْكِ وَنَافِخِ الْكِيرِ، فَحَامِلُ الْمِسْكِ إِمَّا أَنْ يُحْذِيَكَ، وَإِمَّا أَنْ تَبْتَاعَ مِنْهُ، وَإِمَّا أَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيحًا طَيِّبَةً، وَنَافِخُ الْكِيرِ إِمَّا أَنْ يُحْرِقَ ثِيَابَكَ، وَإِمَّا أَنْ تَجِدَ رِيحًا خَبِيثَةً".) (صحيح البخاری الذبائح والصيد باب المسک حديث: 5534 وصحيح مسلم البر والصلة باب استحباب مجالسة الصالحين حديث: 2628)

''مایا نیک اور برے دوست کی مثال مشک ساتھ رکھنے والے اور بھٹی دھونکنے والے کی سی ہے (جس کے پاس مشک ہے اور تم اس کی محبت میں ہو) وہ اس میں سے یا تمہیں کچھ تحفہ کے طور پر دے گا یا تم اس سے خرید سکو گے یا (کم از کم) تم اس کی عمدہ خوشبو سے تو محظوظ ہو ہی سکو گے اور بھٹی دھونکنے والا یا تمہارے کپڑے (بھٹی کی آگ سے) جلا دے گا یا تمہیں اس کے پاس سے ایک ناگوار بدبودار دھواں پہنچے گا۔''۔

لیکن یہ جائز نہیں کہ گناہوں کے ازالے کے لیے مسلمان صرف ان امور ہی پر اکتفا کرے، بلکہ واجب یہ ہے کہ وہ ہمیشہ اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا رہے، اپنا محاسبہ کرتا رہے، اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے دین میں لگا دے اور ان امور کو ادا کرے، جن کو اللہ تعالیٰ نے واجب قرار دیا ہے اور ان سے بچے جن کو اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ سے معافی اور مغفرت کی امید بھی رکھے، محض اپنے آپ یا اپنے عمل پر بھروسہ نہ کرے، اسی لیے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے:

سَدِّدُوا وَقَارِبُوا، وَأَبْشِرُوا، فَإِنَّهُ لَا يُدْخِلُ أَحَدًا الْجَنَّةَ عَمَلُهُ". قَالُوا وَلَا، أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ "وَلَا أَنَا إِلَّا أَنْ يَتَغَمَّدَنِي اللَّهُ بِمَغْفِرَةٍ وَرَحْمَةٍ) (صحيح البخاري الرقاق باب القصد والمداومة على العمل حديث: 6467 وصحيح مسلم صفات المنافقين باب لن يدخل احد الجنة بعمله حديث: 2818 واللفظ له)

''مایا دیکھو جو نیک کام کرو ٹھیک طور سے کرو اور حد سے نہ بڑھ جاؤ بلکہ اس کے قریب رہو (میانہ روی اختیار کرو) اور خوش رہو اور یاد رکھو کہ کوئی بھی اپنے عمل کی وجہ سے جنت میں نہیں جائے گا۔ صحابہ نے عرض کیا اور آپ بھی نہیں یا رسول اللہ! فرمایا اور میں بھی نہیں۔ سوا اس کے کہ اللہ اپنی مغفرت و رحمت کے سایہ میں مجھے ڈھانک لے۔''

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج4ص194

محدث فتویٰ